نوحہ

عترتِ آلِ نبی یاں بے ردا محفل میں ہے
مضطرب واں روحِ زہرا قبر کی منزل میں ہے

جس کو کاندھے پر چڑھاتے تھے پیمبر اے یزید
سر اسی کا تخت کے نیچے تیری محفل میں ہے

ہیں ہزاروں زخم خود مر جائے گا ابنِ رسول
ذبح کا اے شمر اب کیوں قصد تیرے دل میں ہے

ہے یزیدِ روسیہ تو تخت پر با عز و شاں
اور امامِ وقت مجرم کی طرح محفل میں ہے

موجیں ماتم کر رہی ہیں سر پٹکتے ہیں حباب
خون جو عباس جری کا دامنِ ساحل میں ہے

شام کا زنداں نہ روشن کر سکی جو چاندنی
داغ اس سے آج تک قلبِ مہِ کامل میں ہے

کشتیٔ عمرِ حسین ابنِ علی ہوتی ہے غرق
اک تلاطم آج آبِ خنجرِ قاتل میں ہے

اک جفا سے کیوں نہ ہوں دو خون کے دریا رواں
حلقِ اصغر میں جو ناوک ہے وہ شہ کے دل میں ہے

اپنے روضہ پر حسین اے فکر خود بلوائیں گے
کربلا جانے کی حسرت گر تمھارے دل میں ہے